اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۱ — مطبوعہ ۲- جنوری سنہ ۱۸۹۰ع بروز پنجشنبہ — جلد ۱۸

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ معہ محصولڈاک۔ عہ

الیضاً دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی۔ عہ

" ایک شخص کے نام ۵ کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی۔

ایڈیٹوریل

ناظرین نور افشاں کو نیا سال مبارک ہووے +

مبتلائے مرضِ شُبہ کو اس بات پر بھی ذرا غور کرنا واجب ہی کہ بقول اُنکے (یہودا مُبدل بشکل مسیح) کا ملکوس کے کان کو اپنے دستِ معجز نما سے چنگا کر دینے کے بعد بقول متی رسول پطرس سے یہہ فرمانا کیا تو نہیں جانتا کہ میں ابھی اپنے باپ سے مانگ سکتا اور وہ فرشتوں کی بارہ فوجوں سے زیادہ میرے پاس حاضر کر دیگا" متی ۲۶-۵۳-۵۲- کیا معنی رکھتا ہی۔ پھر جب یہودی اُسکو پکڑ کر قیافا سردار کاہن کے پاس لے گئے اور اُسنے کہا کہ میں تجھے زندہ خدا کی قسم دیتا ہوں کہ ہمیں کہہ دے کہ تو مسیح خدا کا بیٹا ہی تو اُسنے اسوقت کو اپنی رہائی کا عمدہ موقع جانکر کیوں نہ کہدیا کہ میں تو مسیح نہیں بلکہ یہودا ہوں زبردستی یہہ لوگ مجھکو پکڑ لائے ہیں ہرچند بیٹے اُسنے کہا کہ میں مسیح نہیں ہوں مگر انہوں نے نہ مانا۔ اگر وہ حقیقت میں مسیح نہ تھا اور قرآنی شُبِّہَ لَهُم تھا تو اُسکا یہہ کہنا کہ " اسکے بعد تم ابن آدم کو قادرِ مطلق کے دہنے بیٹھے اور آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھوگے" جسکو سنکر سردار کاہن نے اپنے کپڑے پھاڑے کہ یہہ کُفر کہتا ہی کیا معنی رکھتا ہی؟ خداوند ہمارے مسلمان بھائیوں نبی اسمٰعیل کو اس مغالطِ عظیم سے نجات دیکر راہ راست پر لاوے اور وے قیافا کے ساتھ ہمکلام ہوکے کہیں کہ "ہمارے لئے یہہ مفید ہی کہ ایک آدمی قوم کے بدلے مرے اور ساری قوم ہلاک نہ ہو" +

نور افشاں اپنے ولایتی اور ہندوستانی مسیحی ناظرین کو بکمال شکرگذاری یہہ یاد دلانا اور خیال کرانا چاہتا ہی کہ اُسنے نمبر ہذا کے ساتھ اپنی عمر کے اٹھارویں سال میں بخیریت قدم رکھا ہی۔ خدا کے فضل و جلد سے سنہ ۱۸۷۳ع سے تاریخ امروزہ تک اس نمائش گاہ عالم میں جلوہ گر ہوکر برابر آفتاب صداقت کی نورانی کرنوں کو اس ملک کے اطراف میں پہنچانے اور دلہائے ناظرین با تمکین کو منور و مسرور کرنے میں حتی الامکان اپنے فرائض کو ادا کرنا پیش نہاد خاطر رکھا ہی۔ اسکی ترقی پذیر و محصور زندگی میں ہرگز کوئی شکست تا حال واقع نہیں ہوئی اور نہ ہوگی کیونکہ یہہ اُس حقیقی زندگی سے جسنے موت کو قتل کیا نشو و نما پاتا اور خدا اور انسان کے نزدیک مقبولیت میں ترقی کرتا جاتا ہی اور اپنے کو اسم بامسمی ثابت کر رہا ہی۔ یہہ سب کچھ خداوند کے فضل ہی سے اس کو حاصل ہوا ہی +

مخالفوں نے بھی بار بار آتش رشک و حسد کی تپ محرق میں مبتلا ہو کر نا مقدور اسپر سخت حملے کئے اور اسکی ترقی و صحت میں فتور ڈالنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا مگر بجز ناکامی و مایوسی اُنہیں کچھ حاصل نہ ہوا۔ بعض متعصب اخبارات نے جنہوں نے چھپے سے جنم لیا اسکو نار افشاں اور شرر افشاں سے ملقب کرکے اپنا دل خوش کیا۔ اور اُنکی نسبت یہہ ہی

مثل صادق ٹھہری سے گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب راچہ گناہ +

اسمیں شک نہیں کہ جو کچھ فایدہ اِس سے معزز ناظرین دیسی اور ولایتی صاحبان کو حاصل ہوا وے بخوبی اُسکی قدر ومنزلت کے شناسا اور معترف ہیں جسکے باعث ہمیں کُلی اطمینان ومسرت بہم ہے۔ اور جب ہم خیال کرتے ہیں کہ نورافشاں اپنی روشنی نہ صرف ممالک ہند پنجاب اودھ روہیلکھنڈ راجپوتانہ سنٹرل پراونس میں پہنچاتا بلکہ انگلینڈ تک اپنا پرتوہ ڈالتا ہی تو ہم فرط خوشی سے معمور ہوکر اُسکی نسبت اُسوقت کے منتظر ہیں جب دیکھینگے کہ "وہ سارے آسمان کے تلے اُسکی راہ لگاتا ہی اور اُسکی تجلّی زمین کی انتہا تک پہنچتی ہی"۔ ایوب ۳۷۔۳ +

اب ہم نورافشاں کے متعلّق چند ضروری باتوں کا جو اُسکے ترقی خواہاں کے لئے قابل غور اور مُفید مطلب معلوم ہوتی ہیں ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ یہہ امر محتاج بیان نہیں کہ فی زمانا یوروپ وامریکہ میں سیکڑوں اخبارات متفرق مروّجہ زبانوں میں بکثرت شایع ہوتے ہیں خصوصاً انگریزی میں بعض اخبار نہایت عُمدہ اور اُنکی اشاعت عالمگیر ہی مگر ہندوستان میں ابھی تک اِس قسم کے اخبار بہت کم ہیں کیونکہ برٹش گورنمنٹ کے طفیل سے چند برس سے اخباروں کا چرچا اِس مُلک میں ہوا ہی ورنہ کوئی جانتا بھی نہ تھا کہ اخبار کیسا ہوتا اور کیا فایدہ بخشتا ہی مگر اب یہہ دیکھنے میں آتا ہی کہ اِس مُلک میں ہر سال نئے نئے مطابع اور اخبارات جاری ہوتے جاتے ہیں تو بھی ہم یہہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتے کہ ابھی تک نئو دیسی اخبارات نے وہ مرتبہ اور لیاقت حاصل کی جو یوروپ وامریکہ میں اُنہیں نصیب ہی اور نہ اِس مُلک کے لوگوں کو اعلیٰ سے لیکر ادنیٰ تک اخبار خوانی کا شوق اور اُسکے فواید سے کچھ مذاق حاصل ہی۔ بعض اخبارات جو محض بغرض حصول معاش لوگوں نے جاری کئے ہیں اُنکے طرز سے عوام میں ذہن نشین ہو گیا ہی کہ اخباروں میں صرف جھوٹی غپ شپ کے سوا کچھ نہیں ہوتا چنانچہ ایک شخص نے ایک مرتبہ یہہ سوال کیا کہ کیوں صاحب آجکل وہ باتیں جو اخباروں میں چھپتی ہیں اُن میں کوئی بات سچّی بھی ہوتی ہی؟ پس ہم نے اپنے اخبار میں ایسی دیسی غیر مفید خبروں کے درج کرنے سے درگذر کرکے صرف چیدہ اور فائدہ مند باتوں کو جو روحانی و اخلاقی امور میں ترقی بخش ہوں درج کرنا پسند کیا ہی اور ہمارا مقصد عظیم اِس مُلک میں مسیح کا جلال ظاہر کرنا اور لوگوں کو روحانی فائدہ پہنچانا مخالفوں کے حملوں کو رد کرنا اور مسیحی دین اور مسیحیوں کی حمایت میں صداقت کے ساتھ لکھتا ہی اور بس۔ ہم افسوس کے ساتھ پھر اِس امر کو ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ ہمارے معزز ولایتی مشنری صاحبان نے ابھی تک نورافشاں کی نسبت خاطر خواہ توجہ نہیں فرمائی۔ ایک تجربہ کار شخص کے سامنے اس امر کی شکایت پر یہہ جواب پایا کہ ولایتی مشنریوں کو اردو اخبارات کے پڑھنے کا یا تو مادّہ حاصل نہیں ہی یا وہ یہہ سمجھ کر کہ نورافشاں میں ہمارے حسب مذاق اعلیٰ خیالات درج نہ ہونگے اسکے پڑھنے پر متوجہ نہیں ہوتے بیشک نورافشاں کی عبارت سلیس اُردو ہی تاہم کسیقدر علمی لیاقت اُسکے مطالعہ کے لئے ضروری ہی۔ خیر ولایتی صاحبان کا تو کیا ذکر ہی ہم بچشم دیدہ ماجرا بیان کرتے ہیں کہ ایک مشن لیبریری جسمیں سپرنٹنڈنٹ کو اُسکے ممبران کتب خانہ میں فراہم ہوکر نورافشاں کو باری باری تھوڑا تھوڑا مضمون پڑھتے تھے جنمیں بعض ایسے اشخاص بھی تھے جو فارسی خوان اور مدرّسی کے عہدہ پر مامور تھے۔ لیکن نورافشاں کی عبارت کو فصاحت وصحت کے ساتھ نہیں پڑھ سکتے تھے۔ ہم صرف ولایتی ودیسی مسیحیوں سے جو اِس مُلک میں غیر قوموں میں کلام الہٰی کی خدمت کرتے ہیں یہہ التماس کرنا مناسب جانتے ہیں کہ وے یہہ جانکر کہ نورافشاں جسمیں مسیحی خیالات کا اظہار مقدّم شی ہی۔ انجیلی تاثیرات کو غیر اقوام میں پھیلانیکا ایک عُمدہ اور کارآمد ذریعہ ہی خود بھی اُسکے مطالعہ پر بدل متوجہ ہوں اور اَوروں کو بھی اُسکے پڑھنے کی ترغیب دیں۔ ہم ایک مشنری صاحب کے جنہوں نے ہفتہ حال میں ہمیں لکھا ہی کہ "میں نے سات نئے خریدار نورافشاں کے لئے کھڑے کئے ہیں سنہ ۱۹۰۱ء سے آٹھ کاپیاں میرے نام پر بھیجا کیجئے" نہایت شکر گذار ہیں اگر اور مشنری صاحبان بھی اُنکی مانند نورافشاں کے لئے نئے خریدار اپنی اپنی مشنوں میں بہم پہنچائیں تو کیسی عمدہ بات ہوگی +

صاحب اخبار الاخیار نے ہمارے ایک مضمون کا جو محمّدی شعرا کی مبالغہ آمیز مدّاحی نسبت سیّد مکّی ومدنی نورافشاں ۱۴ نومبر میں درج ہوا تھا جواب لکھا ہی اور اپنے دعویٰ کی سند میں لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکْ کو حدیث قدسی کہکے پیش کیا ہی اور فرماتے ہیں کہ بانی اسلام کہ جنہے کفر وشرک کی صفحۂ ہستی سے بنیاد مٹادی وہ کیونکر اپنی ذات کیواسطے ایسا کلمہ تجویز فرما سکتا تھا کہ جس سے شرک لازم آئے مگر یہہ کہ آنحضرت کا نور معہ پنجتن پاک کے سب موجودات سے پہلے خلق کیا گیا وغیرہ +

صاحب ہم نے تو پہلے ہی لکھدیا تھا کہ حضرت دُنیوی عقلمند شخص تھے اُنہوں نے تو کُھلم کُھلا ایسا دعویٰ اپنی نسبت نہیں کیا ہوگا مگر یہہ سب باتیں جنکو آپ حدیث قدسی ٹھہراتے ہیں فنا فی الرسول لوگوں کی گھڑت ہیں آپ اِس سے ناواقف نہ ہونگے کہ نور محمد کے ساتھ قلم اور عقل بھی ہمزاد ہیں کیونکہ جیسا ہندوستان کے مسلمانوں میں اوّل ماخلق اللّٰہ نوری پر اعتقاد ہی اوّل ماخلق اللّٰہ القلم اور اوّل ماخلق اللّٰہ العقل بھی حدیث قدسی مشہور ہیں۔ لولاک لماخلقت الافلاک کو بجائے آئت قدسی کے حدیث قدسی کہنا آپ کا نرالا منطق ہی۔ بیشک آنحضرت نے ایک صورت سے شرک کو مٹایا مگر کعبہ پرستی وتعظیم حجرالاسود سے اُسکو قایم رکھا +

اخبار الاخیار دہلی ۱۵ دسمبر بحوالہ طوطی ہند یہہ لکھکر

کہ "علیگڈھ کالج کے بورڈنگ ہوس میں آگ لگنے سے دو کمرے بالکل جل گئے اور پانچ کمروں کو نقصان پہنچا۔ مشتاق احمد طالب العلم کا کل اسباب معہ کپڑوں کتابوں وغیرہ کے جلکر خاکستر ہوگیا صرف ایک قران باوجودیکہ لکڑی کے صندوق میں رکھا ہوا تھا بالکل صحیح وسالم رہا ذرا سا بھی آسیب نہیں پہنچا"۔ فرماتے ہیں کہ دیکھئے سید صاحب اب بھی ایمان لاتے ہیں یا نیچری کی دھن بندھی رہتی ہے" اور اس تصدیق طلب خبر کو قرآن کا معجزہ کہتے ہیں۔ محمدؐ صاحب نے تو معجزہ دکھلانیکا کبھی دعویٰ نہیں کیا بلکہ معجزہ طلب کرنیوالوں سے یہہ فرمایا الو عندی ما تستعجلون بہ لقضی الامر بینی وبینکم۔ یعنی اگر میرے پاس (معجزہ) جسکے لئے تم جلدی کرتے ہو ہوتا تو میرا تمہارا جھگڑا فیصل ہو جاتا۔ لیکن اب ۱۳۰۷ھ ہجری میں قران نیچریوں کو معجزہ دکھلانے پر آمادہ ہوا ہے۔ گر تعجب ہے کہ جب خلیفہ سیوم نے جسکو شیعہ آجتک عثمان بن عفان محرق القرآن کہتے ہیں قرآنوں کو جلا دیا اُسوقت قرآن نے یہہ معجزہ نہیں دکھلایا۔ واہ صاحب بھلے معجزوں سے نیچریوں کو معتقد بنانے اور سنبھلنے کی کوشش کرتے ہو ٭

ہمارے ایک عنایت فرمانے جو اباواجداد سے رومن کاتھولک ہیں پُلِ تواریخ کی تردید میں چند سوالات بطور تحقیقات بھیجے ہیں جنکو ہم وقت بوقت نور افشاں میں درج کرینگے۔ اگر کوئی صاحب اُنکے سوالونکا جواب لکھینگے تو ہم اُسکو بھی اخبار میں شایع کرینگے ٭

ہمارے پاس وزینولا ایک صاحب نے ایک عمدہ انگریزی رسالہ کا ترجمہ جسکا عنوان بائبل کا الہامی ہونا ہے براہ اندراج نور افشاں بھیجا ہے۔ واقعی نہایت اعلیٰ خیالات مصنف کا اظہار اس میں پایا جاتا ہے۔ اُردو خوان مسیحیوں کو مستفیض کرنیکی نظر سے اسکو سہل اور سلیس اُردو عبارت میں ترجمہ کرنے میں قابل تعریف کام کیا ہے۔ چونکہ رسالہ طویل ہے ایک ہی نمبر میں ختم نہیں ہو سکتا پس ہم اُسکو ہر پرچہ میں سلسلہ وار شایع کرکے ناظرین نور افشاں کی خدمت میں بھیجتے رہینگے۔ ہمیں کامل یقین ہے کہ اس قسم کے مضامین جنکی زمانہ حال میں نہایت ضرورت ہے مسیحیوں کے ایمان کو تقویت دینے اور مخالفوں کو قایل کرنے میں بڑے کارآمد ثابت ہونگے ٭

پُلِ تواریخ

سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں نمبر ۵۲ جلد ۷ ۱۸۸۹ء

ایک اور انگریز سیمن ڈی مانٹ فرٹ جو ایک طور سے لائق تعریف ہے مگر اس لئے کہ اُسنے اسی صدی میں پوپلی حکومت کو خوش کرنیکے لئے فرانس کے دکھنی اطراف میں البی جینس مسیحیوں کو ستایا اُسکا نام لینا شرم ہے۔ البی جینس ایک اَور خالص مسیحی جماعت کی شاخ تھی جو باوجود ایذا برداشت کرنیکے اس نام سے اپنے نجات دہندہ کے وقت ظہور سے اس دنیا میں قایم ومحفوظ رہی ہے۔ اس تیرہویں صدی میں عظیم الشان کیتھیڈرل اور خانقاہیں موجود تھیں اور پارش چرچ انگلستان اور فرانس اسپین پرتگال اٹالی جرمنی اور دوسرے ملکوں میں موجود تھے اور لاکھوں آدمیوں کے دل میں یہہ عقیدہ دلنشین تھا کہ یسوع ناصری اس دُنیا میں موجود تھا۔ اُسنے معجزات دکھلائے مصلوب ہوا۔ اور مردوں میں سے جی اُٹھا۔ پس یہہ عقیدہ کہاں سے آیا؟ کیا یہہ انسانی ڈانواں ڈول خیالات سے پیدا ہوا؟ کیا مسیحی دین سورج کی پُرانی کہانی سے نکلا ہے؟ آؤ ہم اپنا سفر پھر شروع کریں اور دیکھیں اگر ممکن ہو چارٹا کی محراب سے پہلے مسیحی دین دنیا میں پایا جاوے ٭

اس بارہویں صدی کو کیا نام دیں؟ چاہئے کہ اسکو ہم محراب جہاد کہیں۔ یہہ تواریخ کے کمتر تخمینہ کے مطابق بیس لاکھ آدمیوں کی بھیڑ زمین مقدس کو قبضہ میں لانیکے لئے تھی۔ اگر کوئی سوال کرے کہ زمین مقدس کیا ہے تو جواب یہہ ہے کہ بقول شکسپیر صاحب زمین مقدس رہی ہے جہاں اٹھارہ سو برس گذرے وے قدم پڑے جنہیں ہماری نجات کے لئے صلیب پر کیلیں ٹھوکی گئیں۔ وہ زمین جہاں یسوع مسیح پیدا ہوا اور لوگوں کو تعلیم دی معجزات دکھلائے مصلوب ہوا دفن کیا گیا اور تیسرے دن مُردوں میں سے جی اُٹھا۔ بادشاہوں نے جنکے درمیان رچرڈ شیر دل تھا جو اُسوقت انگلستان کا بادشاہ اور بڑا بہادر تھا اپنے تخت شاہی کو چھوڑا۔ شہزادوں اور امیروں نے اپنی ملکتیں رہن رکھ دیں تاکہ گھوڑے اور آدمی اور جہاز زمین مقدس پر قبضہ کرنیکے لئے بہم پہنچائیں ٭ باقی آئندہ

مراسلات

بائبل کا الہامی ہونا

بائبل کے الہامی ہونے کا سوال میں نے نہیں اُٹھایا ہے اس سوال کے اوپر پہلے ہی سے اس مُلک کے اس سرے سے اُس سرے تک بحث ہو رہی ہے۔ ہمیں بائبل سے کیا کام لینا چاہئے۔ اسکو کیا سمجھنا چاہئے۔ آیا یہہ دنیا میں سب سے عمدہ کتاب ہے یا سب سے بُری؟ سچی کتاب ہے یا جھوٹی؟ کلام الٰہی ہے یا کلام انسان؟ ہم یہہ دیکھتے ہیں کہ اسکی بابت لوگ ہر قسم کی مختلف رائے رکھتے ہیں۔ ایسے شخص بھی موجود ہیں جو کہتے ہیں کہ یہہ ایک عمدہ کتاب ہے۔ مگر وہ یہہ بھی کہتے ہیں کہ اور کتابیں بھی ہیں جو ایسی ہی عمدہ ہیں بائبل الہامی ہے اسیطرح سے افلاطون کو بھی الہام

ہوتا تھا سقراط کو بھی اور ایسا ہی جنتری بھی الہامی ہی حقیقت میں محمد کا قرآن ہندوؤں اور چینیوں کی مذہبی کتابیں غرضکہ ہر چیز الہامی ہی انکے پاس بھی بائبلیں موجود ہیں تمہارے پاس بھی سب عمدہ ہیں اور کسی ایک کو دوسری پر ترجیح نہیں دیسکتے ہیں شکسپیر کو بھی الہام ہوتا تھا ملٹن کو بھی نامسٹیچ کو بھی غرض ہر چیز الہامی ہی اور ہر شخص کو الہام ہوتا ہی۔

بیفائدہ جھگڑوں پر وقت ضایع کرنا مناسب نہیں جب میں شکسپیر کے ناٹکوں کو کھولتا ہوں تو مجھے شروع میں یہہ لفظ نہیں ملتے کہ "رب افواج یوں کہتا ہی" جب میں افلاطون کی تصنیفات پر نگاہ ڈالتا ہوں تو مجھے اُن میں یہہ لفظ نہیں ملتے کہ "تم خدا کا کلام سُنو" اور جب میں جنتری کو دیکھتا ہوں تو اُس میں یہہ لفظ نہیں لکھے ہوئے ہوتے کہ "خدا کا کلام میرے پاس آیا" ان باتوں سے ظاہر ہوتا ہی کہ اس کتاب کی بابت رائے قائم کرنے میں ہمکو وہی طریقہ نہیں اختیار کرنا چاہئے جو ہم اور کتابوں کی بابت رائے قائم کرنے میں اختیار کرتے ہیں اس کتاب میں بارہا لکھا ہی کہ "تم خدا کا کلام سنو" سو یا تو یہہ خدا کا کلام ہی یا یہہ جھوٹا ہی یا تو یہہ خدا کا کلام ہی جیسا کہ اس کا دعوی ہی یا یہہ ایک دھوکھا اور فریب ہی مثلاً ایک شخص کہتا ہی کہ یسوع ناصری اچھا آدمی تھا مگر اور آدمی بھی موجود تھے جو ایسے ہی اچھے تھے وہ یہہ کہتا ہی کہ اُس میں خدا کی روح تھی لیکن اور آدمی بھی آجکل ہیں جن میں خدا کی روح ہی بیشک مجھکو یاد نہیں ہی کہ کبھی ایسے آدمی نے سُفت یا پانچ ہزار بھوکے آدمیوں کو کھانا دیا ہو شاید تم نے ایسی بات کا ذکر سُنا ہوگا مگر میرے تجربہ میں یہہ بات نہیں آئی میں نے نہیں سُنا کہ کسی ایسے شخص نے ہوا کو یا سمندر کے طوفان کو ٹھہرا دیا ہو یا پچی ہوئی میزوں اور اسی قسم کے شعبدوں کا ذکر سُنا ہی میں تو نہیں چاہتا کہ میری میزیں ناچتی پھریں۔ حالانکہ تم یہہ کہتے ہو کہ عیسی بہت سے مشہور آدمیوں میں سے صرف ایک تھا وہ کہتا ہی کہ "میں باپ سے نکلا اور دنیا میں آیا ہوں پھر دنیا سے رخصت ہوتا اور باپ پاس جاتا ہوں" وہ کہتا ہی "اے باپ اب تو مجھے اپنے ساتھ اُس جلال سے جو میں دُنیا کی پیدائش سے پیشتر رکھتا تھا بزرگی دے"۔ اب کیا آپ یہہ کہتے ہیں کہ وہ اچھا آدمی تھا باوجود اسکے کہ وہ جھوٹ بولتا تھا آپ کیا سمجھتے ہیں کہ اچھا آدمی کیسا ہونا چاہئے میرا خیال ہی کہ اچھے آدمی جھوٹ نہیں بولا کرتے اور میں اس بات کو نہیں مانتا کہ جو شخص جھوٹ بولتا ہی وہ اچھا آدمی ہی۔ شائد آپ مانتے ہوں اگر یہہ بات درست ہی تو آپکو اس قسم کی تربیت نہیں ملی جیسی کہ میرے باپ نے مجھکو دی ہی اس لئے میں یہہ نہیں مانتا ہوں کہ جو کتاب شروع سے آخر تک جھوٹ ہی پر وہ اچھی کتاب ہی اور میں یہہ نہیں چاہتا کہ کوئی شخص آکر مجھ سے یہہ کہے کہ یسوع مسیح اچھا آدمی تھا اور بائبل اچھی کتاب ہی مگر نہ وہ سچ بولتا اور نہ اس میں سچ لکھتا ہی۔ اسی بات پر میری اور آپ کی بحث ہی۔ یا تو یہہ کتاب ایسی ہی ہی جیسا کہ وہ دعوی کرتی ہی یا بالکل دھوکھا ہی یسوع ناصری یا تو ایسا ہی تھا جیسا کہ وہ دعوی کرتا ہی یا وہ دھوکھے باز تھا فرضکرو کہ کوئی شخص شہر میں آوے اور یہہ ظاہر کرے کہ میں انگریز جاگیر دار کا بیٹا ہوں اور اچھے پوشاک پہنے ہوئے ہی اور بہت سا روپیہ رکھتا ہی اور وہ سب سے مل جل گیا ہی مگر تھوڑی دیر کے بعد انہیں یہہ معلوم ہو جائے کہ وہ فلانے لوہار کا بیٹا ہی جو کسی آس پاس کی بستی میں رہتا ہی۔ اب میں یہہ نہیں چاہتا کہ کوئی شخص مجھے یہہ بتاوے کہ وہ کیا باتمیز ہی۔ وہ کیا عمدہ کپڑا پہنتا ہی اور اسکا چال ڈھال کیسا شریفانہ ہی حقیقت یہہ ہی کہ وہ جھوٹا فریبی بدمعاش ہی وہ جھوٹے بھیس میں آیا ہی اور اُسنے جھوٹ بولکر لوگوں کو دھوکھا دیا ہی اور جتنی تم اُسکی تعریف کرو اُتنا ہی میں اُسکو بڑا سمجھونگا۔ کیونکہ اگر وہ ایسا تربیت یافتہ شخص ہی تو اسکے لئے لوگوں کو دھوکھا دیتے پھرنا اور بھی نامناسب تھا اسطرح ہمکو یا تو یسوع مسیح کو اور اُسکے دعوؤں کو پورا پورا ماننا چاہئے یا ہمیں کل انجیل کو چھوڑ دینا چاہئے اور اُسکو ایک دھوکھا اور دنیا میں سب سے بھاری فریب سمجھنا چاہئے اب ہمیں اس میٹھی بات سے کہ بائبل عمدہ کتاب ہی مگر بہت سے اور عمدہ کتابوں ہی جیسی ہی دھوکھے میں نہیں آنا چاہئے دنیا میں کوئی کتاب اسکی ثانی نہیں ہی اب ہم اسکی خاصیتوں پر نظر ڈالتے ہیں۔ اول یہہ ہی کہ بائبل کو اتنی دفعہ رد کیا گیا ہی کہ کسی اور کتاب کو رد نہیں کیا گیا ہی ہر روز کوئی شخص کھڑا ہو جاتا ہی اور اس کتاب کو رد کرتا ہی لیکن اسکے رد کرنیکا نتیجہ ایسا ہی ہوتا ہی جیسا کہ ایک بڑے مکعب چٹان کو اُلٹنے کا ہر طرف سے یہہ اتنا ہی بڑا ہی اور جب تم اسکو اُلٹو تو اسکی وہی صورت رہتی ہی اور اگر تم اسکو پھر اُلٹو تو بھی اسکی صورت میں کچھ فرق نہیں آتا ہر روز کوئی نہ کوئی بائبل کو اُڑا دیتا ہی مگر جب یہہ نیچے آتی ہی تو پیروں کے بل گرتی ہی اور دنیا میں پہلے سے زیادہ تیزی سے دوڑتی ہی ایک صدی کا عرصہ گذرا یعنی والٹیر کے زمانہ میں بائبل کو بالکل رد کر دیا گیا تھا والٹیر کہتا تھا کہ سو برس سے کم کے عرصہ میں عیسائی مذہب بالکل نیست اور نابود ہو جائیگا اور ایک تواریخی بات رہجائیگی کفر کا طوفان فرانس میں بڑھ رہا تھا اور قتل اور خون اور بے دینی ملک میں پھیل رہی تھی ایک صدی گذر گئی ہی والٹیر کا نام خود ایک تواریخی بات رہ گیا ہی اور وہ نیک نامی کی تواریخی بات نہیں مگر کہتے ہیں کہ اسکے چھاپے میں بائبلیں چھپتی رہی ہیں اور خود اُسکے اپنے مکان میں جو جنیوا بائبل سوسائٹی کا کتب خانہ بنا ہی بائبلیں بھری ہوئی ہیں ٹامس پین نے بائبل کو رد کر دیا تھا اور اسکا خاتمہ کر دیا تھا مگر اس کے ۱۸۰۹ء میں شراب خوری سے بیمار اور ناامید ہو کر مرجانے کے بعد اس کتاب نے یک لخت اسقدر ترقی کی کہ جسقدر بائبلیں انسان کی پیدائش سے لیکر اس زمانہ تک چھپیں تھیں انسے بیس گنی سے زیادہ اس سے بعد چھپکر دنیا میں مشتہر ہو چکی ہیں ۱۸۰۰ء تک دنیا کے آغاز سے قریب تیس مختلف زبانوں میں صرف چالیس یا ساٹھ لاکھ نسخے بائبل کے چھپے

تھے اِس سے اسّی برس بعد انہیں مختلف بائبل سوسائٹیوں کے حساب سے جو کہ معہ اُنکی بیشمار شاخوں کے اب موجود ہیں یہہ معلوم ہوتا ہے کہ سولہ کروڑ پچاس لاکھ بائیبل نئے عہد نامہ اور بائبل کے حصّے دو سو چھ نئے ترجموں میں فقط بائبل سوسائٹیوں نے ۱۸۰۴ء کے بعد تقسیم کئے ہیں اُن نامعلوم لاکھوں بائبلوں اور انجیلوں کا تو کیا ذکر ہے جو کتب فروشوں نے چھاپ کر دُنیا میں مشتہر کئی ہیں باوجودیکہ اِس کتاب کو اتنی دفعہ رد کیا گیا ہے اسمیں بہت سی جان باقی معلوم ہوتی ہے میں نے ایک شخص کی بابت سُنا ہے جو اِس کتاب کو رد کرتا پھرتا ہے اور دو سو ڈالر یا پانسو روپیہ فی شب کے لئے موسیٰ کی غلطیاں ظاہر کرتا ہے دو سو ڈالر فی شب کے لئے موسیٰ کو برا بھلا کہنا خاصکر جب موسیٰ زندہ نہیں ہے اور جواب نہیں دیسکتا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ موسیٰ کی غلطیوں کی بابت جو کچھ کافر کہتا ہے سُننے کے بعد اس کافر کی غلطیوں کے جو کچھ موسیٰ کہتا وہ سننے کے قابل ہوتا جب موسیٰ جواب دیسکتا تھا تو اس سے مقابلہ کرنا آسان بات نہیں تھی فرعون نے اسکا مقابلہ کیا اور ناکام رہا۔ باقی آئندہ +

پادری ٹھاکرداس صاحب کے

ریویو

براہین احمدیہ پر

ہمارا ریمارک

ریویو نویسی بھی ایک علم ہے۔ بازیچہ طفلاں نہیں جیسا آجکل بعض اخبار نویسوں نے سمجھ رکھا ہے۔ دو چار سو صفحہ کی کتاب ہوئی۔ تو اسپر اخبار میں دو چار سطریں لکھدیں اسکا نام ریویو رکھدیا۔ ریمارک تو کہاں نوٹ بھی نہیں۔ ہم نے بھی عنوان پر لفظ ریمارک لکھدیا ہے۔ یہہ بھی ٹھیک نہیں معلوم ہوتا۔ لیکن کیا کریں کسطرح گذارہ تو کرنا ہوا۔ ذکر ہے کہ ولایت میں کسی شخص نے بہت بڑی کتاب لکھی۔ گورنمنٹ نے جسکا شایع کرنا بند کر دیا یہانتک کہ اُسکے واسطے اخبار میں نوٹس دینیکی بھی اجازت نہ ملی۔ اگرچہ کتاب بُری تھی۔ مگر دُنیا پرستوں کیواسطے بڑی دلچسپ تھی کسی ایڈیٹر کے ساتھ مصنّف نے بات چیت کی۔ حضرت ایڈیٹر نے اُسپر ریویو لکھا۔ اور جہانتک وہ مُصنّف کتاب کو بُرا کہہ سکتا تھا کہا۔ مگر ساتھ ہی اُن برائیوں کے اظہار کے ثبوت میں کتاب کو نقل کرتا چلا گیا۔ غرضکہ ساری کتاب اسطرح شایع کردی۔ اسکا نام ریویو ہے +

کتاب براہین احمدیہ مصنّفہ مرزا غلام احمد پیغمبر قادیانی کی تصنیف براہین احمدیہ جسکے جواب کیواسطے اُنہوں نے دس ۱۰۰۰۰ روپیہ کے انعام کا اشتہار دیا تھا۔ غالباً ہزار یا ڈیڑہ ہزار صفحہ کی کتاب ہے۔ جسمیں بہت کچھ فضولیات اور واہیات بھرا پڑا ہے۔ جسکے صرف ۱۲ صفحہ پر (یعنی ۱۱۶ سے ۱۲۸ صفحہ تک) پادری ٹھاکرداس صاحب نے ریویو لکھا ہے۔ مرزا کی کتاب کے ۱۲ صفحہ پر پادری صاحب نے ۸۰ صفحہ کی کتاب ریویو کے طور پر لکھی ہے۔ تو ریویو اسکا نام ہے نہ کہ چار پانچ سطروں کا۔ براہین احمدیہ کا حق ہر ایک نے اپنی اپنی طرف سے جتنا جتنا کسی کے ذمہ تھا ادا کر دیا۔ جو آریوں کے ذمہ تھا وہ پنڈت لیکھرام نے پورا کیا۔ جو مسیحیوں پر فرض تھا۔ اُسکا حق پادری صاحب موصوف نے ادا کر دیا +

پادری صاحب نے صرف اُس حصّہ کو لیا۔ جسمیں مرزا نے محمّد کے نبی صادق ہونے پر براہین پیش کئے ہیں اس معاملہ میں پادری صاحب کی لیاقت اور لیاقت پر صداقت کے ذکر کرنیکی ضرورت نہیں۔ کیونکہ یہہ باتیں مانی ہوئی ہیں لیکن اسقدر اظہار ضروری معلوم ہوتا ہے کہ صرف ۱۲ صفحہ اصل پر ۸۰ صفحہ کا ریویو مرزا صاحب کی براہین کو کس زور شور سے رد کرتا ہے۔ اور کیسے براہین قاطع انکی تردید میں پیش کرتا ہے۔ دیکھنے کے قابل ہے۔ مرزا صاحب کی ساری الہامی۔ اسلامی۔ کلامی اور قادیانی شیخی خاک میں ملا دی ہے۔ کیونکہ اُنہوں نے نہ صرف مرزا کی بطالت کو رد کیا ہے۔ بلکہ ساتھ ہی مسیح خداوند کے رسولوں کی صداقت اور انجیل کی فضیلت کے براہین پیش کئے ہیں +

جو لوگ مرزا کے مجدد اور رسول ہونیکے قائل ہیں اور اُسکی رسالت پر کتاب براہین احمدیہ کو حُجت سمجھتے ہیں۔ جیسے لودیانہ اور بٹالہ کے بعض کوتہ اندیش لوگ وہ مہربانی سے اِس ریویو کو بھی بغور دیکھیں۔ ہم منّت سے اُنکی جانوں کی بھلائی کی خاطر کہتے ہیں کہ للّٰہ اِس ریویو کو ضرور دیکھیں اور حق باطل میں امتیاز کریں۔ اور دیکھیں کہ کس خوبی اور صداقت سے پادری صاحب نے براہین احمدیہ کی بطالت کو ظاہر کیا ہے۔ نہ صرف اُن محمّدیوں کیواسطے جو مرزا کے معتقد ہیں۔ بلکہ آریوں اور سیحی منادوں کیواسطے بھی مفید ہے۔ واہ مرزا واہ۔ کہاں وہ تیرا انعام کا دعویٰ۔ اور کہاں وہ تیری یاں لن ترانیاں + ع

رسولِ قادیاں استغفر اللہ

مرزا صاحب آپ بھی مہربانی سے اسکا ملاحظہ فرماویں۔ اور خدا کا خوف کریں۔ کیوں آپ ہلاک ہوتے ہو اور اَوروں کی ہلاکت کے سامان مہیّا کرتے ہو۔ خداوند تعالیٰ ہدایت کرے۔ کہ نجات کا سیدھا راستہ اختیار کرو +

پادری صاحب کا یہہ ریویو حال ہی میں لودیانہ مشن پریس سے شائع ہوا ہے۔ مُصنف پادری جی ایل ٹھاکرداس صاحب سے بمقام گوجرانوالہ نقد ۸ معہ محصول بھیجنے سے مل سکتا ہے۔ محققین منگواکر ضرور دیکھیں +

راقم واعظ

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم۔

چونکہ بماہ گذشتہ ایک نو مرید کے وارث مشنری جہلم نے سزایاب کرائے تھے جنکی بابت نور افشاں کا ایک سنز

نامہ نگار جو خود نمائی سے ذرہ نہیں شرماتا اپنا نام حق پرست راست گو ترمیم کرکے اپنی پوشش سے باہر جا پڑا جو سراسر اصول عیسوی کے برخلاف ہے لہذا پولوس و پطرس کے حالات ایسوں کے لئے ضرور تشویش افزا ہونگے کیونکہ نقش قدم پر چلنا یہی ہوگا کاش کہ تعلیم دہندگان تعلیم کے مخالف نہو نے فی الجملہ سر صلہ کہ آپکی رائے حق پیرائے بھی میرے ساتھ متفق ہوگی۔ کیونکہ خداوند یسوع و نیز حواریان مقدس پکڑے گئے پکڑوایا نہیں بلکہ صلیب اور حبس اور سنگساری وغیرہ تک نوبت پہنچی تاہم وے انتقام سے باز رہے نہ کسیکو آہنی کنگن پہنائے اور نہ کسیکو محبوس کرایا پھر اب کیا کہیں ایسی کارروائی کو کیونکر بجا سمجھیں کیا فرائض خادم اختلاف احکام آقا ہو سکتے ہیں پس ایسے مشنری صاحبان مع ایسے نثار پرست نامہ نگاروں کے رومیوں ۱۳ باب ۱ سے ۳ تک بغور دیکھیں تاکہ آئندہ خود ہی غیروں کی ٹھوکر کا باعث نہ ٹھہریں کیونکہ ٹھوکر کے حق میں متی ۱۸ باب ۶ و ۷۔ آیات بہت ہی ہولناک ہیں انجیلی معلم ایسے معاملات سے منقص ہوکر بہر نہج اخیر تک برداشت کو نہ چھوڑیں کیونکہ انتقام لینا ہمارا کام نہیں شاید یہہ نیاز نامہ بعض بھائیوں کو ناپسند گذریگا۔ مگر حق پسند بیجا نہ سمجھینگے +

راقم

ملک روشن خان انجیلی واعظ آزاد مشن ازڈویلی ضلع جہلم

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم۔

آپ کے اخبار ۱۹ دسمبر صفحہ ۲ کالم ۲ و ۳ میں ایک گمنام سوال درج تھا جسکے جواب میں جناب نے مرقس ۱۶ باب ۱۶۔ آیت کا حوالہ دیا ہے "کہ جو کوئی ایمان لاتا اور بپتسما پاتا ہے نجات پائیگا پر جو ایمان نہیں لاتا اُس پر سزا کا فتوی ہوگا۔" اب اس آیت کے اول جزو میں نجات کے لئے دو جزو "ایمان لانا" و "بپتسما پانا" کا پورا ہونا شرط ہے مگر اسکے ساتھ ہی دوسرے جزو "بپتسما پانا" کو نظر انداز کیا گیا ہے اور صرف "ایمان" پر ہی شرط ہے اور اس سے سائل کے کل سوال کا جواب جو کہ ہندو ہو یا مسلمان جو اعتقاد میں ٹھیک ہو مگر بپتسما نہیں پاتا اُسکی نجات ہوگی یا نہیں رہ جاتا ہے۔ کیا ایمان سے نجات ہو سکتی ہے خواہ کوئی ہو۔ اسلئے جہانتک میں سمجھتا ہوں اور میرا خیال ہے اس سوال کے جواب میں اگر متی باب ۱۰ آیت ۳۲ و ۳۳ کو پیش کیا جائے تو بہت اچھا ہوگا۔ "پس اسلئے جو کوئی آدمیوں کے آگے میرا اقرار کریگا میں بھی اپنے باپ کے آگے جو آسمان پر ہے اُسکا اقرار کرونگا۔ پر جو کوئی آدمیوں کے آگے میرا انکار کریگا میں بھی اپنے باپ کے آگے جو آسمان پر ہے اُسکا انکار کرونگا۔" اب ان دونوں آیتوں سے سوال کا جواب پورا مل سکتا ہے۔ کیونکہ سائل کے سوال میں جو شرط ہے اُسی کی بابت یہہ جواب بھی ہے +

راقم

ولیم کھیم چند ہیڈ ماسٹر مشن سکول ملتان

منقولات

چالاکی

گانوں کے ساہوکار تو اپنے تئیں ہوشیار خیال کرتے ہیں لیکن شہر کے بدمعاش اور بھی چالاک ہوتے ہیں دہلی کے ضلع میں ایک شخص دو ہزار روپیہ کی دو تھیلیاں لیکر ریلوے اسٹیشن پر آیا اور ٹکٹ خرید کر روپیہ کی بلٹی کرانے کو گیا۔ ایک خوش وضع آدمی کو اسکی کارروائی میں بہت دلچسپی حاصل ہوئی اور اس شخص نے یہہ دیکھ لیا کہ ساہوکار نے دو تھیلیوں میں سے صرف ایک تھیلی کو تلوایا ہے اسکے دل میں ایک خیال پیدا ہوا وہ ساہوکار کے جانیکا منتظر کھڑا رہا اور اسکے جانیکے بعد اس شخص نے بھی ایک ہزار روپیہ کی بلٹی کرائی اور ایک ٹکٹ خرید کر ساہوکار کے پاس آبیٹھا اور اُسی درجے میں سوار ہوا جسوقت ٹرین دہلی میں پہنچی اُس شخص نے ایک تھیلی اُٹھائی اور کمرے کے باہر نکل آیا جسوقت ساہوکار کے ہوش و حواس درست ہوئے تو وہ چلایا "چور چور" دوسرا شخص ہنستا رہا اور بجائے بھاگنے کے اُسی جگہہ کھڑا رہا اور کہا کہ تھیلی میری ہے میں نے اسکو تلوا دیا تھا اور یہہ بلٹی میرے پاس موجود ہے کوئی شخص اس امر کا جواب نہ دیسکا اسکے بعد اس شخص نے ساہوکار سے کہا کہ اپنی بلٹی دکھایئے تاکہ ہم کو معلوم ہو کہ آپنے کئی تھیلیاں تلوائی تھیں۔ بدقسمت شخص نے جسوقت یہہ دیکھا کہ میری چالاکی سے کسقدر اسنے فائدہ اُٹھایا ہے تو غصہ میں آکر دانت پیسنے لگا وہ بیچارہ یہہ کہتا رہا کہ میرے پاس دو تھیلیاں تھیں اگرچہ میں نے بلٹی ایک تھیلی کی کرائی تھی۔ تمام باتیں اسکے خلاف موجود تھیں اور وہ شخص اَوروں کی بدمعاشی اور بیباکی کی نسبت بہت کچھ بیان کرنیکے بعد ایک ہزار روپیہ لیکر روانہ ہوا۔ اور وہ ساہوکار یہی کہتا رہا کہ یہہ روپیہ میرا ہے +

از پٹیالہ اخبار

دیسی اخباروں کی آزادی کے خلاف ولایت میں بڑا شور برپا ہو رہا ہے۔ ایک اخبار لکھتا ہے کہ کیوں گورنمنٹ قطعی طور پر یہہ قاعدہ مقرر نہیں کر دیتی کہ سرکاری افسروں پر کسی دیسی اخبار کا لائبل جائز رکھا نہیں جاویگا۔ یہہ ہرگز ہماری شان حکومت کے خلاف نہ ہوگا۔ کیا محض حماقت اور مجسم کمزوری نہیں ہے کہ ہم دیسی اخباروں کو اجازت دیتے ہیں کہ وہ روس کو برطانیہ اعظم کا حریف قرار دیں جیسا کہ وہ اندنوں ہر روز کرتے ہیں۔ واقعی ہمارے ملک کے چند اخباروں نے وہ شیوہ اختیار کیا ہے جو تمام دیسی پریس کو بدنام کر رہا ہے انکے ہاں گورنمنٹ کو دھمکی دینا معمولی بات ہو گئی ہے انکو جاننا چاہیے کہ انگریزی سرکار اس ملک میں نہ برچھی و تلوار اور نہ خنجر و کٹار سے بلکہ صرف اپنے رُعب و داب سے حکومت کرتی ہے پس جب چند اخبار اُسی رعب اور

داب کو رعایا کے دل سے مٹا دینے کی کوشش کرتے ہیں تب گورنمنٹ سے درخواست کی جاتی ہی کہ وہ ان اخباروں کی شر انگیزی اور فتنہ پردازی سے غافل نہ رہے بلکہ جسقدر جلد ہوا سکو دبانیکی کوشش کرے بہرحال ہم کسی حالت میں خواہشمند اسکے نہیں ہوسکتے کہ پریس کی آزادی رد کیجاوے اخبار ملک کی ترقی اور قوم کی اصلاح کا ایک بہت بڑا آلہ ہی لہذا جو شخص اپنے ملک اور قوم کا خیرخواہ ہی وہ یہی چاہتا ہوگا اسکے ملک کے اخباروں کو روز افزوں اور اک اور قوت حاصل ہوتی جاوے تاکہ وہ نیکیاں پھیلا سکیں اور برائیاں روک سکیں +

محمد کریم اللہ مہتمم و مالک مہر نیمروز بجنور ۱۲ دسمبر کے ضمیمہ ایڈیٹوریل میں بعنوان (قرآن کی نئی ترتیب) لکھتے ہیں کہ ہم بہت سے اخباروں میں دیکھ اور پڑھ کر اور دست تاسف ملکر انگشت حیرت بدنداں ہورہے ہیں کہ رسالہ حسن میں منشی رفیع الدین احمد صاحب کا کوروی سعدی کسی بزرگ کا مضمون اس پیرایہ میں شایع ہوا ہی کہ وہ اپنا ارادہ قرآن موجودہ کی نئی ترتیب دینے کا ظاہر کر رہے ہیں اور نئے پیرایہ اور لباس میں اس مضمون عن الاعین الخائنہ معشوقہ اور محفوظ از چشم زخم محجوبہ کو جلوہ آرا کرنا چاہتے ہیں جس سے انکا یہہ مقصود ہی کہ ہم مضمون آیات کو یکجا کریں اور ان کے جدا جدا حصے قرار دیں جو سلف کی ترتیب اور قرون ثلثہ تعین سے کچھ علاقہ نہیں رکھتے اور اجزائے مشہورہ موجودہ کے برخلاف ہیں اور اس مضمون میں حضرت عثمان جامع القرآن پر یہہ افترا کیا ہی کہ وقت اجتماع قرآن بعض آئتیں چھوڑ دی گئی ہیں۔ انہوں نے پورا قران جمع نہیں کیا اور موجودہ قرآن پورے قرآن کا انتخاب ہی اور بہت سی آئتیں جنکی ضرورت نہ سمجھی انکو انہوں نے حذف کر دیا +

نوٹ یہہ کوئی نئی بات نہیں بلکہ وقت اجتماع قرآن سے مشہور ہی کہ خلیفہ عثمان نے قصداً ایسا کیا + ایڈیٹر

مختلف واقعات

حسو انجیلی واعظ کو اسٹیشن ریواڑی پر ۲۱ تاریخ دسمبر ۱۸۸۹ء کو ایک مولوی علی احمد صاحب ریل پر سے اُترتے ہوئے ملے اور پوچھا کہ یہہ کتاب بیچنے والا کیسی کتابیں بیچتا ہی میں نے کہا کہ عیسائی مذہب کی پھر انہوں نے کہا کہ آپ کون ہو میں نے کہا کہ عیسائی ہوں۔ پہلے آپ کون تھے ہ میں نے جواب دیا کہ محمدی پیشہ قاضی یعنی شرع کا بتانے والا۔ بعد اس کے میں نے اپنا سب ماجرا بیان کیا۔ پھر اُنسے میں نے پوچھا کہ آپ کہاں سے آئے اور کیا نام ہے تب انہوں نے کہا کہ میرا نام مولوی علی احمد ہی میں نے کہا کہ آپ مولوی ہو کر ابتک عیسائی نہ ہوئے بڑا افسوس ہی مولوی صاحب نے جواب دیا کہ ہمارے شہر میں کوئی پادری صاحب نہیں ہی۔ جس سے ہم کچھ بات چیت کریں۔ مگر میرے پاس ایک انجیل ہی جو کہ میرا چھوٹا بھائی وزیر احمد جھانسی سے چار آنہ کو خرید کرکے گیا تھا وہ میں ہمیشہ اپنے گھر پر دیکھتا ہوں اور میں خوب جانتا ہوں کہ انجیل سچی ہو تب میں نے کہا کہ تم میرے گھر چلو وہاں باتیں کرینگے مولوی صاحب نے پتا مکان دریافت کیا۔ اور دونوں بھائی آئے اور خوب باتیں انجیل شریف اور قرآن اور یسوع مسیح اور محمد کی بابت ہوئیں۔ میں نے جو جو حوالے دیئے وہ سب انہوں نے قبول کئے پھر میں انکو پادری ٹی ولیم صاحب کے پاس لے گیا تو پادری صاحب سے انہوں نے پوچھا کہ ہماری نجات کسطرح ہوگی ہم کیا کریں؟ پادری صاحب نے کہا کہ تم خداوند مسیح پر ایمان لاؤ اور بپتسمہ لو۔ مولوی علی احمد نے کہا کہ اگر ہم بپتسمہ نہ لیں اور ہم اسیطرح رہیں تو ہماری نجات ہوگی یا نہیں پادری صاحب نے کہا کہ بپتسمہ ہمارے ایمان کا ظاہری نشان ہی۔ اور جہاں انجیل میں لکھا ہی کہ بپتسمہ لینا چاہئے انکو بتایا۔ تب اُن دونوں بھائیوں نے کہا کہ ہم تیار ہیں ہم کو بپتسمہ دو ہم پانچ برس سے انجیل شریف پڑھتے ہیں اور خوب جان گئے ہیں کہ بجز حضرت عیسیٰ کے نجات نہ ہوگی۔ تب پادری صاحب نے فرمایا کہ تم اپنے دل میں مضبوط ہو کر بپتسمہ لو۔ اُن دونوں بھائیوں نے کہ اگر ہماری جان بھی عیسیٰ کے نام پر جاتی رہے تو کچھ پرواہ نہیں۔ پس اتوار ۲۲ دسمبر ۱۸۸۹ء کو پادری ٹی ولیم صاحب نے انکو حاضرین کلیسا کے روبرو صبح کے وقت بپتسمہ دیا۔ جب بپتسمہ پا کر وے سرائے میں گئے تو وہاں انکا چچا یہہ بات سنکر خفا ہوا۔ کیونکہ انہوں نے جاتے ہی کہا کہ ہم تو عیسائی ہوگئے ہیں۔ وہ انکو چھوڑ کر چلا گیا انہوں نے کہا کہ ہمارا چچا کیا۔ تمام دنیا بھی ناراض ہو جاوے مگر ہمارا خداوند مسیح ناراض نہ ہو۔ پھر وے بھی ۲۳ دسمبر کو اپنے گانو کو چلے گئے۔ اور وعدہ کرگئے ہیں کہ ہم اپنے بالبچوں کو لیکر بپتسمہ دلوانیکو آئینگے۔ اور وہ گھر سے اچھے معلوم ہوتے تھے۔ کیونکہ انہوں نے کہا کہ ہمارے زمین اور کنوئے ہیں اور ہم رئیس ہیں نام پتہ انکا یہہ ہی مولوی علی احمد و وزیر احمد ولد غلام احمد ریاست ٹونک محلہ تال کٹورا۔ اور کبھی کبھی ریاست سرونج میں بھی رہتے ہیں۔ پادری ٹی ولیمس صاحب لکھتے ہیں کہ اس ماجرے سے خدا کے کلام کی قوت کی ایک مثال ہمیں ملتی ہی +

چین میں ریلوے جاری کرنیکا جو خیال تھا وہ ترک کیا گیا ہی۔ کیونکہ اسکی نسبت پولیٹکل سازشیں اور عام ناراضگی پیدا ہوگئی تھی۔

پیرس میں ایک غبارہ میں ۱۴ آدمیوں نے بیٹھکر آسمان کی سیر کی انمیں چار عورتیں تھیں۔ ایسا تماشا غبارہ کا کبھی نہیں ہوا +

پوپ آف روم کی اطاعت سے آزاد ہونے کیلئے ایرلینڈ میں ۱۲ لاکھ روپیہ چندہ جمع ہوا۔ پوپ روم ایرلینڈ کے مفسدوں کو سمجھانے کے لئے پھر اپنا نائب بھیجیگا +

یورپ میں اس بات پر شرط لگی کہ جو شخص پوسٹ کارڈ پر سب سے زیادہ لفظ لکھے وہ خاص انعام پاوے چنانچہ

سٹر ایس جونس نے کمال کیا کہ ۳۰ ہزار ، سو ، ۸۰ الفاظ لکھے اور انعام مذکور پایا +

شہنشاہ ولیم نے امین پاشا اور مسٹر اسٹنلی کو انکی صعوبات سفر اٹھانے اور خطرناک سفر بخیر ختم ہونے پر بذریعہ ٹیلگرام مبارکبادی کا پیغام بھیجا ہے +

لنڈن ۵ ۲ ڈسمبر روٹر مخبر ہے کہ یورپ کے براعظم کی کرسمس ڈے کی خوشی کو وبائے انفلوانزا نے منغص کر دیا ہے - پیرس اور وینا کے ہاسپٹل بیماروں سے معمور ہیں - اکثر اموات برسل میں بھی اسی مرض سے واقع ہوئی ہیں +

یہہ مشہور ہے کہ پرنسس ہوڈ پرنس آف ویلز کی تیسری دختر ڈیوک انسٹ آف سکلسوگ ہوسٹن سے منسوب ہوئے ہیں +

۲۸ - ڈسمبر لارڈ رابرٹس کوہ آبو پر تشریف فرما ہوکر راجپوتانہ ہوٹل میں فروکش ہوئے لیڈی مشکلف میٹ اور مسٹر منٹ اور چند دیگر صاحبان آج کل کوہ آبو پر تشریف رکھتے ہیں +

میجر ای اے فریزر راجپوتانہ ایجنٹ گورنر جنرل کے اسسٹنٹ اول چند عرصہ کے لئے اودیپور کے رزیڈنٹ کا کام دینگے کیونکہ کرنیل مائلس درد چشم میں مبتلا ہیں +

فرینڈس جنرل ۲۴ ڈسمبر مخبر ہے کہ لارڈ سالسبری ملکہ معظمہ کو ترغیب دیتے ہیں کہ آیندہ موسم گرما میں آیرلنڈ کی سیر کریں +

الہ آباد یونیورسٹی کا اجلاس میور سنٹرل کالج میں ڈگریاں عطا کرنے کے لئے ۵ اجنوری ۱۸۹۰ء روز چہارشنبہ کو فراہم ہوگا +

موضع مار وا علاقہ جودھپور میں دھرم داس نامی سادھو اپنے مکان میں مرا ہوا پایا گیا جسکے گلے میں پھانسی کا نشان لگا ہوا تھا - تحقیقات ہو رہی ہے +

شملہ میں بندروں نے پھر زور پکڑا ہے - چنانچہ گھوڑ دوڑ کے میدان میں انکی بھاری کونسلیں رہتی ہیں اور بازاروں میں بقالوں کا دم ناک میں کر رکھا ہے +

پیرس ۲۲ - ڈسمبر ٹیمس بیان کرتا ہے کہ فرانس نے انگلنڈ کو مطلع کیا ہے کہ اگر انگلنڈ مصر کو خالی کرنیکا ارادہ ظاہر کریگا تو فرانس اسکی تجویز تبدیلی کو منظور کریگا - اور یہہ بھی انگلنڈ کو بتلایا گیا ہے کہ وہ تجویز مجوزہ سے جو انتفاع حاصل ہو جس سے افواج مصر کو طاقت دیجاوے اور برٹش افواج مصر میں تخفیف کیجائے انکا ایک حصہ اس کام میں صرف کیا جائے +

لنڈن ۲۲ ڈسمبر رایوٹر بخیرو میں سپاہی کسیقدر باغی ہو گئے ہیں - دار الخلافہ اور صوبہ میں علی العموم ناراضی پائی جاتی ہے - جدید ڈگری کی رو سے ڈم پڈرو - اسکا خاندان - اور سابق وزیر برازیل سے جلاوطن کئے گئے ہیں - اور معزول شہنشاہ کو روانگی کے وقت جو عطیہ دیا گیا تھا واپس طلب کیا گیا اور اُس کا سالانہ پنشن بھی بند کیا گیا ہے +

کلکتہ ۲۲ - ڈسمبر سوبرکٹ مقرر جو سشن فوجداری میں ایک پان فروش عورت مسمات گلاب کور کو قتل کرنیکا مجرم قرار پایا تھا سنیچر کے روز پریزیڈنسی جیل میں پھانسی دیا گیا +

پشاور ۲۲ ڈسمبر ۱۴ تاریخ کو نایب سلطان امیر کابل کے حکم سے اس شبہہ میں معطل ہوا کہ اُس نے ۱۷ لاکھ روپیہ غبن کیا ہے - اسکی جگہ پروانہ خاں نے کابل کی کوتوالی کا اہتمام لیا +

مولوی فضل الدین اڈیٹر اخبار دہلی پنچ پر جنہوں نے مہاراجہ فریدکوٹ کے ذاتی معاملات کے متعلق اپنے متعدد پرچوں میں نامناسب مضامین درج کئے تھے ایک ہزار روپیہ جرمانہ ہوا اور انہوں نے اپنی جانب سے ایک معذرت بھی اخباروں میں شایع کرائی ہے +

اخبار پایونیر لکھتا ہے اگر دیسی جنٹلمین جنکی اکثر دیسی اخبارات بدنامی و توہین کرتے ہیں مہاراجہ فریدکوٹ کی سی جرأت ظاہر کریں تو ہم اُس زبادتی توہین کے طریقہ کو جو ملک میں جاری ہے کم سُنینگے +

میسور کا کارسپانڈنٹ سول اینڈ ملٹری گزٹ لکھتا ہے کہ ہیم جی راؤ سیول سشن جج کو ایک شخص سید بودین نے ریلوے اسٹیشن پر جوتا مارا - باعث یہہ کہ ملزم پر پہلے کسی جرم میں اُنہوں نے فنوی سزا کا دیا تھا - اب اُوڑ ایک سال کی قید سخت کا حکم ڈپٹی کمشنر صاحب نے ملزم کی نسبت صادر فرمایا +

افسوس ہے کہ مہاراجہ کپورتھلہ جو اپنی ملکیت وسیع واقع اودھ کے دورہ کو تشریف لے گئے تھے بعد چند کوچ و مقام کے بھڑائچ میں پہنچکر سخت بیمار ہو گئے - ڈاکٹر وار برٹن صاحب جو ولایت کو رخصت پر گئے تھے خوش نصیبی سے ایک دن پیشتر پہنچ گئے - کپورتھلہ میں انکی بیماری کی خبر کا تار پہنچنے سے رعایا کو نہایت تشویش ہوئی دعائیں مانگی گئیں خزانہ سے غریبوں کو خیرات تقسیم ہوئی - میجر میسی صاحب نے اہلکاران مہاراجہ کی اجازت پر خزانہ سے ہزار روپیہ خیرات میں بانٹا ۱۹ - کو مہاراجہ کی حالت بہتر معلوم ہوئی اور صحت ترقی پر ہے مگر زیادہ نقیہہ ہیں - اس لئے لکھنؤ کے یورپین صاحبان کی ضیافت ملتوی کی گئی +

بروسل میں خلاف بردہ فروشی کانگریس قایم ہو کر یہہ تجویز کی گئی ہے کہ افریکہ کے ہر ایک علاقہ میں فوج طیار کیجاوے اور جہازات اور ریلیں طیار کیجائیں اس صورت میں پوری پوری بردہ فروشی کی مسدودی ہو سکیگی +

لنڈن میں ۱۳ جنوری کو فراہمی چندہ کے واسطے جو دعوت ہوٹل میٹروپول میں دیجاویگی اُسکے میر مجلس پرنس آف ویلز ہونگے اور قومی فنڈ جذامیوں کے لئے عام لوگوں کی ہمدردی کو متحرک کیا جایگا +

یورپ سے جو دستانے بنکر آتے ہیں وہ عموماً بکری کی کھال کے خیال کئے جاتے ہیں لیکن ڈاکٹر مارک صاحب نے فلاڈلفیا بیان کیا ہو کہ یہہ انسان کی کھال سے بنائے جاتے ہیں جنکے صاف کرنے کے وسیع کارخانے فرانس اور سوئیزرلنڈ میں وہ خود دیکھ آئے ہیں*

تاج الاخبار ۲۱- نومبر لکھتا ہو کہ بعض نے تخمینہ لگا کر رائے ظاہر کی ہو کہ ۲۰ سال کا عرصہ ختم ہونے پر تمام ہندوستان میں ایک مذہب ہو جائیگا- یہہ تخمینہ محض غلط ہو کیونکہ ہر ایک مذہب کی سوسائٹی اپنے مذہب کی ترقی کو اسوقت زور دے رہی ہو اور اس کوشش کا درجہ ابھی ابتدائی بلکہ آغاز ہی جس کا انتہا نہایت ہی دور موہوم ہوتا ہو (نور افشاں) ہر ایک مذہب میں ان نئی نئی سوسائٹیوں کا برپا ہونا ہی اس امر پر دلالت کرتا ہو کہ اب انکا اختتام قریب ہو- ہندو مذہب تو نزع کی حالت میں ہو محمدی مذہب کے بھی بال سفید ہو گئے- مسیحی مذہب کی روز افزوں ترقی محتاج بیان نہیں ہو- بیشک یہہ کہنا ٹھیک نہیں کہ بیس یا تیس برس میں ایک مذہب تمام ہندوستان میں ہو جائیگا مگر اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ وہ وقت دن بدن نزدیک چلا آتا ہو جب انجیل کی مندرجہ نبوت پوری ہوگی کہ "ایک گلہ اور ایک ہی گڈریا ہوگا"*

انگلستان میں کسی گمنام شخص نے ۳ لاکھ روپیہ مسیحی مذہب کی سوسائٹی کے لئے دیا اور شرط یہہ لکھی کہ ممالک غیر میں یہہ روپیہ تلقین انجیل پر صرف ہو*

پرنس وکٹر ریاست اندور کی سیر نہیں کرینگے اس پر انگریزی اخبار لکھتا ہو کہ مہاراجہ اندور عجیب مزاج کے آدمی ہیں کہ موقع جوبلی پر لنڈن سے ناراض ہو کر چلے آئے- اور اب شاہزادہ صاحب کو مدعو نہیں کیا- بلکہ جب شاہزادہ صاحب بمبئی میں وارد ہوئے تھے تب آپ بھی وہیں تھے لیکن ملاقات تو بھی نہیں کی*

ہم اس خبر کو پٹیالہ اخبار میں پڑھکر نہایت خوش ہیں کہ مہاراجہ الور جو چند روز قبل سخت علیل تھے اب صحت یاب ہوتے جاتے ہیں*

متھرا، ۱۶ دسمبر- کل شام کو ہزرائیل ہائنس پرنس البرٹ وکٹر کی مدارات کے انتظام سوچنے کے لئے بھارت دھرم مہامنڈل کا جلسہ منعقد ہوا سیٹھ لچھمنداس سی آئی- اے- پریزیڈنٹ تھے*

چنیوٹ ضلع جھنگ میں ایک زمیندار عورت سماۃ فتو نے دو مردوں کی مدد سے اپنے خاوند کو قتل کیا اور گھر میں دفن کر دیا- پولیس نے پتہ پاکر لاش نکلوائی عورت معہ اُن دونوں مردوں کے ماخوذ ہو*

ٹونک شیر محمد حجام نے ایک نوجوان جولاہنی سے نکاح کر لیا- لڑکی کے والدین کو خبر بھی نہ ہوئی- یہہ ایک عجیب مقدمہ ہو کہ لڑکی کا خاوند موجود ہو- لڑکی انکار کرتی ہو کہ مجھے خبر بھی نہیں شاید قاضی جی نے گواہوں کے اعتبار پر نکاح پڑھ دیا- قاضی جی نے فرمایا کہ لڑکی نے خود آکر اقرار کیا تھا اب والدین کے خوف سے انکار کرتی ہو مگر نکاح کسی حال میں جائز نہیں کیونکہ اس کا خاوند علاقہ کوٹہ میں موجود ہو اس مقدمہ کا فیصلہ دیکھئے کیا ہو*

وزیر ہند سیالکوٹ ۲۲ دسمبر لکھتا ہو کہ صدر بازار میں ایک متھراداس نامی ہندو بزاز ایک متھرانی کیواسطے مسلمان ہو گیا اگر آریہ لوگ اس کو معہ مہترانی آریہ بنالیں تو لطف ہو*

صاحب سراج الاخبار لکھتے ہیں کہ ترنتارن کی سڑک پر ایک یکہ کے اُلٹ جانے سے ایک عورت کی ٹانگ ٹوٹ گئی اور اس کے بچّے کا ہاتھ ٹوٹ گیا لوکل بورڈ کی توجہ اُس خراب سڑک کی درستی کے لئے مبذول کرنیکی درخواست کرتے ہیں*

نواب لفٹننٹ گورنر صوبہ پنجاب نے حکام چیف کورٹ کو توجہ دلائی ہو کہ آپ مجسٹریٹیاں تحت صوبہ کو اس طرف متوجہ کریں کہ مجرموں کو جو بعوض سزائے تازیانہ سزائے قید دیجاتی ہو یعنے مجرمان کم از عمر سولہ سال کو آئندہ سزاے تازیانہ ہوا کریں کیونکہ جیل خانوں اسقدر قیدیوں کی کثرت ہو رہی ہو کہ اُن کے لئے جگہ کفایت نہیں کرتی*

اخبار انگلو انڈین ٹمپرنس ایسوسی ایشن ماہ دسمبر ۱۸۸۹ء لکھتا ہو کہ گذشتہ زمانوں میں ہندوستان اور برہما کے لوگ کسیقدر پرہیزگار تھے لیکن چند عرصہ سے مے نوشی افیون خواری وحشتناک ترقی پاگئی ہو- اس ترقی کو جائز اور جاری رکھنا اِس امر کا منتج ہو کہ ہماری رعایائے سلطنت ہند جسکی حکومت کا اُنکی اخلاقی وجسمانی خیریت کے لئے ہم نے ذمہ لیا ہو اور ہماری ہم رعایا میں وہ تباہ اور خوفناک بداخلاقی میں گرفتار ہو جائینگے-

فی الحال ۱۸۸۹ء میں ہندوستان اور برہما کے اندر افیون خانوں اور چنڈو خانوں کا شمار آٹھ ہزار نو سو کسقدر حسب تفصیل ذیل ہو-

مدراس ۱۰۴۵- بمبئی ۷۶۷- بنگال ۲۲۱۹- ممالک مغربی و شمالی ۸۶۸- پنجاب ۱۰۷۱- سنٹرل انڈیا ۱۱۲۶- لوئر برہما ۱۶۱- اپر برہما ۱۰۶۷- کل ۸۹۶۱

مسٹر گلیڈسٹون وزیر اعظم انگلستان کو لارڈ کا خطاب عطا ہونیکی تجویز کی خبر کیسی ہی درست ہو لیکن یہہ یقین ہو کہ جناب موصوف اس خطاب کا لینا کبھی منظور نہ کرینگے- انکو اجتک بارہا یہہ خطاب دینے کی تجویز کی گئی لیکن اُنہوں نے نہ مانا- وہ لارڈ کی کی نسبت مسٹر کے عام خطاب کو زیادہ پسند کرتے ہیں اور اُن لوگوں میں شامل نہیں ہیں جو خطابوں کے لالچ کی مرض میں مبتلا ہیں- منہ

مختلف ملکوں اور شہروں کی خبریں

افواہ ہی کہ امیر کا ارادہ بجائے کابل مزار شریف کو افغانستان کا دارالحکومت بنانے کا ہی +

زار روس نے فوج کوہ قاف کی کمان پر اپنے بھائی کو مقرر کیا ہی +

روسی فوج مقیم بخارا کے لئے ترکمانی خیموں کی کثیر تعداد خریدی جاتی ہی +

چترال میں انگریزی شفاخانہ قائم ہوا اب چھاونی ڈالیں گے +

پشاور میں آج کل چیچک کا زور ہی اکثر بچے اسکی بھینٹ ہو رہے ہیں +

روسی فوجیں سرحد افغانستان کے تمام مقامات پر زیادہ ہو رہی ہیں +

لنڈن میں ایک بوچر کو بجرم مریض جانور کا گوشت رکھنے کے ۱۲ سو روپیہ جرمانہ ہوا +

وزیراعظم یونان نے کہا کہ مسئلہ کریٹ پر سلطان روم سے جنگ اٹل ہی +

لنڈن میں فی الحال ۵۰ سیامی طالب علم موجود اور مصروف ہیں +

شاہ اسٹریا نے کہا تھا کہ قہائے یورپ امن خواہ ہیں لیکن غیر ممکن ہی +

منجملہ اور چیزوں کے جو قیصرہ ہند نے یونان میں بطور تحفہ بھیجی تھیں کشمیر کے عمدہ شال تھے +

امیر کابل غالباً کابل سے قندھار تک قندھار سے ہرات تک اور ہرات سے مزار شریف تک سلسلہ تار جاری کیا چاہتے ہیں +

ہسپتال راولپنڈی کے افسروں کے لئے جناب ملکہ معظمہ نے اپنی تصویریں بدستخط خاص مزین فرماکر براہ راست بھیجی ہیں +

مقام کورگ کے خزانہ سرکاری میں بڑا بھاری غبن پایا گیا ہی ملازم زیر مواخذہ ہیں +

پونا کا مدرسہ دستکاری کھل گیا ہی رسم افتتاح حضور گورنر بمبئی کے مبارک ہاتھ سے ادا ہوئی +

کابل میں روپیہ تیار کرنیکی انگریزی کلیں پہنچ گئیں روپے گھڑے جا رہے ہیں +

کپتان ولبرفورس انگلستان کے مشہور فصیح واعظ آج کل کلکتہ میں ہیں +

ایران میں انگریزی حکمت عملی کی کامیابی پر روس دانت پیستا ہی +

بھنڈی بازار بمبئی میں آتشبازی برات میں آگ لگنے سے ۲۲ آدمی جل گئے +

جہلم کی فوجی بارک سے ۱۰ تاریخ کو ۱۲ بندوقیں چوری گئیں +

ہنگری میں دو عورتیں بجرم زہر خورانی وہلاکت خاوندان گرفتار ہوئیں +

کشمیر مہاراج گنج میں روس کے تین جاسوس ۱۷ دسمبر کو پکڑے گئے +

زار روس تاحال بستر بیماری پر پڑے ہوئے ہیں +

شاہ پرتگال بھی اُسی مرض میں مبتلا ہیں +

سنا گیا کہ آخرکار کالج کا جھگڑا ختم ہو گیا سب اسپر متفق ہوئے کہ سید صاحب کے بعد مسٹر محمود سکرٹری ہوں +

مدراس کے ڈپٹی کلکٹر اس جرم میں کہ اُنہوں نے خلاف قاعدہ گورنمنٹ اپنے علاقہ کے لوگوں سے روپیہ قرض لیا تھا عہدہ تحصیلداری پر تنزل کیے گئے +

ایک بنگالی عورت کے جو گیلی کی رہنے والی ہی پیدائش سے بازو نہیں وہ کھانا پکانا کاتنا سینا وغیرہ سب کام اپنے پاؤں سے کرتی ہی +

کلکتہ میں ایک بنگالن نوجوان عورت نے جسکی عمر ۱۸ یا ۱۹ سال کی ہوگی اپنے شوہر سے کسی وجہ سے ناخوش ہو کر خودکشی کی +

چندوسی میں پچھلے ہفتہ عیسائیوں کا بڑا میلہ ہوا +

قصبہ ناگور میں بیجراج برہمن کی عورت اپنے مکان میں چراغ جلا رہی تھی اتفاقیہ کپڑوں میں آگ لگ گئی جلکر مر گئی +

بریلی میں ایک رئیس زادہ گھوڑے پر سوار گر کر نہر میں ڈوب گیا +

گوالیار کونسل نے ترقی انتظام آبپاشی کے لئے ۲ لاکھ منظور کیا +

راولپنڈی ایک لڑکا ریلوے لین پر دینا اسٹیشن کے قریب کھیل رہا تھا اس پر میل ٹرین گذر گئی خوفناک مجروح ہوا اسپتال کو بھیج دیا گیا قاہرہ گورنمنٹ نے تجویز کیا ہی کہ بیگار اپنے ہاں بالکل موقوف کریں اور بجائے بیگار اراضیات پر لگان بڑھاویں +

شہر لنڈن کی حفاظتی پولیس میں ایک ہزار جوان بڑھائے جائینگے +

گورہ فوج ہند کے لئے ۸۰ ہزار دیسی فوج کے لئے ۱۲ ہزار بندوقیں منگوائی گئیں +

شاہ پرتگال کی حالت صحت ترقی کر رہی ہی +

کریٹ میں پھر جنگ شروع ہو گیا- عیسائی گرفتار قتل وقید کئے گئے +

پولیٹیکل سیاح سٹنلی صاحب کو باشندگان زنجبار نے معزز اڈریس دیا +

پادری ٹرز صاحب نے لنڈن میں غیر ملکوں میں تلقین انجیل کے لئے ۹ سو پونڈ دیا +

لنڈن میں ایک ہرکارہ ڈاک پر حملہ کرکے ڈاکو ۳ لاکھ کے جواہرات چھین لے گئے +

قیصر الاخبار کرنال ۱۸ دسمبر کے ایک نامہ نگار نے اُس نثر قصۂ بلبل و جگنوں کو نظم کرکے اخبار مذکور میں چھپوایا ہی جسکو ہمارے نامہ نگار آئیم آیل صاحب نے کوپر کی کتاب سے ترجمہ کیا اور خود بھی اُسکو نظم کیا تھا جو نورافشاں نمبر ۱۵ میں چھپ چکا ہی۔ ہم ناظرین نورافشاں کے لئے اِس منظوم قصہ کو ذیل میں لکھتے ہیں ✢

وَھُوَ ہٰذا

الٰہی دے مجھے طبع روانی
کروں میں نظم بُلبُل کی کہانی
زبانِ کِلک کو میری وہ دے زور
سُخن کا ہو زمیں سے تافلک شور
ہی جگنو اور بُلبُل کا یہہ قصّا
کسی راوی نے ہی یوں نثر لکھا
کہ اِک بُلبُل کسی گلشن میں آکر
وہ بیٹھی شاخ گل پر سایہ پاکر
ہوا ٹھنڈی تھی واں نہریں تھیں جاری
ہر اِک کیاری گلوں کی پیاری پیاری
گلوں کا رنگ تھا چوں کو کناری
کہ تھا وہ موسمِ فصلِ بہاری
شجر گلشن کے تھے با زینت و زیب
نمونہ خُلد کہئے اُس کو لاریب
خوشی سے چہچہہ زن تھی بصد شوق
بجز یادِ خدا کے تھا نہ کچھ ذوق
وہ کرتی نغمہ آرائی میں تھی شام
سحر سے شام تک اُس کا تھا یہہ کام
جو مرغانِ چمن نے خوش بیانی
سُنی جب دم ہوئے سب یار جانی
ہر اِک غنچہ کا دل تھا اُس سے مسرور
تعشق میں موئے تھے گل بھی سب چور

وہ ہوتی جس شجر پہ جا کے آباد
وہاں کے ساکنوں کا ہوتا دل شاد
جہاں جاتی وہاں کرتی تھی وہ پند
ہر اِک فرد بشر تھا اُس سے خُرسند
تصوّف میں جو ہوتی نغمہ آرا
جگر قمری کا کرتی پارا پارا
سُنی جب صوفیوں نے اُسکی آواز
تو اپنی ہائے ہُو سے آئے وہ باز
لگے پھر لوٹنے سب وجد میں ہو
کُھلا رازِ نہفتہ اُن پہ تھا جو
ہوئی نغمہ سے اپنے جبکہ وہ مست
بُھلا بیٹھی خورش اپنی کو یک لخت
نہ یاد آیا اُسے کچھ اپنا کھانا
مگر گایا کرے دن بھر ترانا
ہوئی جب بعد مغرب بھوک طاری
نظر چاروں طرف کی ایک باری
جو دیکھا دور سے ہی کچھ چمکدار
خدا جانے کہ کیا ہی اِس میں اسرار
وہ اُڑ کر شاخ سے اُس جا پہ آئی
جہاں تھا جلوۂ رب الٰہی
ہوا تھا بھوک میں اُسکو یہہ دھوکھا
گرے جس طرح سے دانہ پہ بھوکھا
جو دیکھا ایک جگنو ہی چمکتا
کفِ افسوس غربت میں ہی ملتا
لیا بلبل نے جب پنجہ میں اُسکو
تحیّر سے وہ مُنہہ تکتا تھا خوش خو
ہوئی بلبل کی دہشت جبکہ طاری
تو کی جگنو نے اُسدم آہ و زاری
بچونگا اِس کے ہاتھوں سے نہ ہیہات
بدرگاہِ خدا یہہ کی مناجات

الٰہی تو ہی ہی ستّار غفّار
میرا اِس بیکسی میں ہو مددگار
تو ہی حافظ جہاں کا اَی میرے رب
مجھے پنجہ سے موذی کے چھڑا اب
میں مورِ ناتواں ہوں اور یہہ فیل
مُنہہ اِسکا اپنی قدرت سے تو دے کیل
پھر اُسدم اُس نے دل میں فکر کر کر
کہ ہرگز اب نہ چھوڑے گا ستمگر
مخاطب ہو کے جگنو نے کہا یوں
کہ اَی بلبل تو ناخوش مجھ سے ہی کیوں
نہ کر کھانیکا میرے قصد زنہار
تیرے ہاتھ آئیگا کیا اَی ستمگار
میری اِس روشنی سے ہو نہ تُندخو
ترحم کر نہ ہو اتنی مکدّر
تیری میں خوش بیانی سے ہوا شاد
نہ کر ناحق تو میرا خانہ برباد
ہوا دل شاد و خرّم تجھ سے میرا
تجھے کس وہم نے ناداں گھیرا
نہ میں تجھ سے نہ تو مجھ سے جدا ہی
یہہ جلوہ اُس کی قدرت کا ظاہر
ہی رنگا رنگ کی ہر ایک صورت
نگاہِ غور سے دیکھ اُس کی قدرت
تجھے بخشی ازل سے خوش بیانی
مجھے تابندگی دی جاودانی
خدا نے وہ دیا جو ہر ہی تجھکو
کہ دل شکنی نہیں ہیگی تیری خو
ہوا میں وجد میں سُن تیری آواز
کُھلا اسرارِ حق کا مجھ پہ سب راز
سُن اب تو غور سے میری کہانی
کہ ہی کیا وصف مجھ میں جاودانی

تار کی خبریں

سول اینڈ ملیٹری گزٹ ۳۰ دسمبر

لنڈن ۲۸ دسمبر سر جیمس براون انڈیا میں کوارٹر ماسٹر جنرل مقرر کئے گئے ✤

سینٹ پیٹرس برگ دسمبر ۲۹ - جنرل ایم ایونٹرف طہران کے روسی منسٹر کی عنقریب روانگی کے روسی اخبارات گورنمنٹ سے ملتمس ہیں کہ وہ اپنا اثر فارس میں بحال رکھے اور فوراً ایک ریلوے فارس کے شمالی حصہ میں بنائی جاوے ✤

قومی بابل
انگلش رائے

لنڈن دسمبر ۲۹ انڈین نیشنل کانگرس کی نسبت جو بمبئی میں فراہم ہوئی مارننگ پوسٹ شایع ہو کہ ہندو غلبہ کو ہندوستان کے دیگر اقوام پر حاصل کرنے کا مقصد اوروں کے لئے ناپسند ہوگا - اور کانگرس کا خیال ہندوستان کی سلطنت کی موجودگی کے لئے خطرہ سے معمور ہے ✤

لنڈن دسمبر ۳۰ - آج کا اخبار اسٹینڈرڈ مظہر ہو کہ انڈین کانگرس ہندوستان کی عموم خواہشوں کا اُسیقدر ریپرزنٹیٹو ہو جسقدر سٹریڈلا چرچ آف انگلنڈ کی خواہشوں کا ہو ✤

الہ آباد دسمبر ۳۰ - پانیر اخبار سر ڈبلیو ڈرلن کے نئے عہدہ کے جلوس کے متعلق کانگرس کے ایڈرس کو باطلانہ حجت کی بے لحاظی سے منسوب کرتا ہو جو پولٹیکل حیلہ کی تواریخ میں شاذ کبھی فضیلت یاب ہوا ہو ✤

اشتہار

ریویو براہین احمدیہ

مصنفہ پادری جی - ایل ٹھاکرداس

یہہ رسالہ ریویو براہین احمدیہ چھپ گیا ہو - شائقین اور محققین کے مطالعہ کے لایق ہو - قیمت معہ محصول چار آنہ مصنف کے پاس (گجرانوالہ پنجاب) بھیجنے سے مل سکتا ہو ✤

از منصفی بابو بھانامل منصف لودیانہ

اشتہار

شیخ احمد جان سوداگر ساکن لودیانہ مدعی	بنام مسماۃ شمسی بی بی زوجہ نور محمد خان پٹھان ساکن لودیانہ مدعا علیہ

دعوی

زبانی ۵۰ ر

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعا علیہ کا خبر نالش سنکر روپوش رہنا شہادت مدعی سے ثابت ہوتا ہو پس حکم دیا جاتا ہو کہ اگر مدعا علیہ بتقرر ۳ - جنوری ۱۸۹۰ء کو حاضر عدالت ہوکر پیروی کرے ورنہ کارروائی یکطرفہ اُسکی عدم حاضری میں کیجاویگی - المرقومہ ۱۱ دسمبر ۱۸۸۹ء

مُہر عدالت

رباعی

از کار کبیرہ نے رولایا ہمکو
انجام خرابی نظر آیا ہمکو
کیا کیا نہ کیا لائق تعزیر سقیہا
پر رحمت عیسی نے بچایا ہمکو

لودیانہ

۲۸ - دسمبر کو ہم نے اچانک خبر پائی کہ آج آریہ سماج لودیانہ کی اینورسری کا جلسہ منعقد ہوگا پہلے تو دیانندی اخبار میں ہم لودیانہ سماج کی نسبت یہی سنتے رہے تھے کہ لودیانہ کی آریہ سماج سوتی ہو مگر معلوم ہوا کہ بعض ادہر اُدہر کے حوصلہ مند دیانندیوں نے آکے اُسکو جھنجوڑ جھنجھاڑ کے جگانیکی کوشش کی پس وہ بیچاری آنکھیں ملتی ہوئی خواب خرگوش سے اُٹھی اور باہر والوں کے ساتھ ہاتھ میں ہاتھ دیکر جھنڈیاں بناجھمگڑا لگا بازار کا گشت کیا - پھر ایک مکان میں جس کے دروازہ پر انگریزی میں ویلکم لکھا ہوا تھا لکچر دینے شروع ہوئے - ہم بھی بشوق اس عجیب الخلقت جلسہ کو دیکھنے اور لکچر سننے کے معہ اپنے کاتب محمد ابراہیم کے جا موجود ہوئے لکچرار صاحب کوئی اپدیشک منشی رام نامی جو لاہور سے ڈھوا لائے تھے ایک ٹیبل کے سامنے چند ورق ہاتھ میں لئے الٹ پلٹ کرتے جاتے اور لکچر دیتے جاتے تھے لفظ اصُولوں باربار زبان پر لاتے تھے نہ معلوم اصُولوں کس لفظ کی جمع یا واحد ہو لکچرار صاحب یاترا اور درشنوں کی بیہودہ خیالی کا بیان کر رہے تھے - یہہ تو درست مگر اسی اثنا میں اُنہوں نے ویدانت کے مسئلہ ہمہ اوست کے لغو ہونیکا بیان شروع کیا - ہم اُنکی تمام حرکات و سکنات آمد اور آورد پر غور کرتے رہے اور قریب آدہے گھنٹہ کے اُنکا لکچر سُنا مگر کوئی بات جو گنہگار لاچار گمشدہ انسان کی نجات کے لئے موثر و مفید ہو اُنکے مُنہہ سے نہ نکلی صرف ادہر اُدہر کی باتیں تھیں جنپر کبھی کبھی سامعین ہنسنے لگتے تھے - جہانتک معلوم ہوا لوگ صرف ایک تماشے کے طور پر دس آتے بیس چلے جاتے یہہ ہی دیکھنے میں آیا کہ صرف ایک ڈھونگ تھا جسمیں روحانیت کی بو تک بھی معلوم نہ ہوئی پس تضیع اوقات کا خیال کر کے چلدیئے بوقت فرصت ہم اس مسئلہ پر کچھ لکھینگے کہ آیا ہمہ اوست کی تعلیم ویدوں میں موجود ہو کہ نہیں کیونکہ لکچرار صاحب ویدوں میں اسکے ہونیکے منکر تھے ✤

بارش ابھی تک نہیں ہوئی فصلیں مرجھا گئی ہیں جسکے باعث کئی ایک بیماریاں اپنا اپنا زور دکھا رہی ہیں ✤

۳۱ دسمبر کو کھیل گھوڑ دوڑ وغیرہ - اور یکم جنوری کو جلسہ ہوا جسکی مفصل کیفیت آئندہ پرچہ میں درج ہوگی

امریکن مشن پریس لودیانہ